رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هو الحکیم العلیم

العلم علمان علم الابدان و علم الادیان

هو الحکیم الخبیر

اطباء و گورنمنٹ کے مشکلات سے نکالنے والا۔ طب جدید پنجابی کا نہایت دلچسپ اور مفید

ماہوار رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۱	مدیر حکیم احمد الدین موجد طب جدید	نمبر ۹

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہوگا۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔ لاہور

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام ایس احمد علی چشتی پرنٹر چھپا اور حکیم احمد الدین پبلشر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہو جاتا ہے جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ طالب علموں سے دو روپیہ آٹھ آنہ۔ اُمرا سے پانچ روپیہ جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی صاحب کے نام رسالہ وی۔پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ رہے۔ لیکن وی پی کی وصولی میں ۴ خرچ ہوگا۔ پس اپنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں وہ سوالات اگر عام الطبا ہو کہتے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۵) عارضی طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاکخانہ میں اطلاع کر دینی چاہئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہئے۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکیگا۔

منیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گنجینۂ حفظِ صحت

از مدیر رسالہ

اسی طرح پہننے کے متعلق سمجھ لو کہ جب بدن محسوس کرے کہ سردی ہے تو گرم لباس پہنو جب گرمی لگے تو اُتار دو۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق لباس بناؤ۔ یہ نہیں کہ ضرورت کے خلاف محض رواج و رسم کی خاطر لباس بنایا جائے۔ خواہ اُس کی جسم کو ضرورت ہو یا نہ ہو۔

غرضیکہ ضروریات زندگی کی ہر شے میں قدرتی احساس سے کام لو اور ہر ایک شے کو ضرورت کے وقت استعمال کرو۔ کیونکہ صحت کے بحال رکھنے اور امراض سے بچنے کے واسطے اس قدرتی طریق سے بڑھکر کوئی مصنوعی طریق مفید اور بہتر نہیں ہے۔ قانون قدرت کی پیروی کرنے والا انسان کبھی نقصان میں نہیں رہتا۔

دوسری شرط مقدار اور وزن کا تقرر ہے۔ سو یہ بھی تصنع اور بناوٹ سے نہیں ہونا چاہئے۔ مثلاً کھانے پینے کے متعلق کوئی وزن یا مقدار مقرر کرنا۔ سونے اور جاگنے کے واسطے ٹائم اور وقت کا مقرر کرنا وغیرہ وغیرہ بھی خود ساختہ اصول ہیں جو نہ ہونا چاہئے جیسا کہ نیند کے متعلق چند گھنٹے مقرر کئے جاتے ہیں۔ یا کھانے پینے میں خاص مقدار کو معین کیا جاتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ اطبار کا یہ مسلمہ مسئلہ کہ دو چار لقمہ کی بھوک رکھ کر کھاؤ اور کھانے کے درمیان پانی نہ پیو۔ یا درمیان میں تو پانی پیو لیکن بعد میں تھوڑا عرصہ پانی ہرگز نہ ہو۔ ایسے ایسے اور اصول بھی سراسر بناوٹی اور قدرت کے خلاف ہیں۔ قدرت نے کوئی ایسا اصول مقرر نہیں کیا۔ بلکہ قدرت نے جیسا کہ تمام حیوانات میں بھی یہ اصول کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ اصول مقرر کیا ہے کہ جسقدر بھوک کا تقاضا ہے۔ بے شک خوشی سے کھاؤ اور جسقدر پیاس لگے اسیقدر پانی پیو۔ اور اس اپنے

مقدار ضروریہ میں کسی قسم کے بخل اور خودغرضی کو دخل نہ دو۔

پس یہی اصول جو قدرت نے تجویز کر رکھا ہے نہایت صحیح اور اعلےٰ ہے۔ دیکھو تمام حیوانات ہمارے سامنے اسی اصول پر عملدرآمد کرتے ہیں۔ اسی واسطے بیمار کم ہوتے ہیں کبھی کسی حیوان نے بھوک کو باقی رکھ کر کھانے اور پیاس کو رکھتے ہوئے پانی نہ پینے کے اصول پر عملدرامد نہیں کیا ہے۔ بلکہ برخلاف اسکے دیکھا جاتا ہے کہ حیوان اُس وقت کھانے سے منہ موڑتا ہے جب اسکا پیٹ خوب بھر جائے۔ اور پانی پینے سے اس وقت بس کرتا ہے جب پیٹ مشک کی طرح پھول جائے۔ پس ایسے جانور بیمار نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ بیمار وہ ہوتے ہیں جنکو چارہ اور پانی سیر ہو کر نہ ملے۔ یا کبھی سیر ہو کر ملے اور کبھی بھوکے رہیں۔ اب سوچنا چاہیئے کہ جب انسان بھی اپنے جسم کے لحاظ سے ایک حیوان ہے تو پھر سیر ہو کر کھانے اور پینے سے برخلاف دیگر حیوانات کے کیوں بیمار ہوگا۔ کبھی نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ بیمار وہ ہوگا جو کہ قدرت کی خلاف ورزی کریگا۔ یہی وجہ ہے کہ بے علم اور جاہل انسان جو ایسے خودساختہ طبی اصولوں سے واقف نہیں ہیں اور کھانے پینے میں صرف قدرت کے اصول سے چار حرف پڑھ گئے ہیں اور ہر چیز کے کھانیکے وقت ہمیشہ پیٹ کو ٹٹولتے رہتے ہیں۔ طالب حفظ صحت کو کھانے پینے۔ جماع کرنے۔ سونے۔ جاگنے۔ حرکت و سکون وغیرہ کے وقت کبھی بھی خودساختہ مقدار کو معین نہ کرنا چاہیئے بلکہ ہمیشہ قدرت کے بتلائے ہوئے وزن کو کام میں لائے۔ یعنے اپنی تسلی کرے۔ لیکن ہاں یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ جیسا شرط اول کے بیان میں گذر چکا ہے ضرورت صحیح کے ماتحت سب کچھ ہو۔ اگر ضرورت صحیح نہیں تو پھر ان میں سے کسی ایک چیز کے پاس ہی نہ جانا چاہیئے لیکن جب ضرورت موجود ہے تو پھر حسب ضرورت بے شک استعمال کرنا چاہیئے۔ اس ضرورت میں اگر کمی رکھی جائیگی تو یہ امر نفع مند نہیں بلکہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔ پس جو لوگ ضرورت صحیحہ کے مقدار سے کم کھانا۔ کم پینا۔ کم جماع کرنا یا کم حرکت یا کم سکون یا کم سونا یا کم جاگنا وغیرہ پر عملدرآمد کرینگے۔ وہ قدرتی اصول حفظ صحت کے مطابق نہیں بلکہ مخالف ہیں اور خودساختہ غلط اصولوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔ پس وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

(باقی دارد)

* کتابچہ ہذا میں ایک زیادہ صحیح اور تندرست ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جو بیمار ہیں۔

افعال الاعضا

از جناب حکیم مولوی عبدالغنی صاحب سکنہ جھبور انوالی

(۳) اس میں بہت سے عروق ہوتے ہیں۔ جن میں عموماً تمام جسم کا خون اور خصوصاً معدہ امعا۔ لبلبہ اور تلی کا خون آجاتا ہے۔ اور جگر اس سے فضلات (خون کی کثافتیں) نکال دیتا ہے اور خون صاف ہو جاتا ہے۔ تو گویا خون پیدا کرنے کے علاوہ خون صاف بھی کرتا ہے۔

جگر کے افعال میں بعض صورتوں میں یونانیوں اور ڈاکٹروں کا اتفاق ہے اور بعض باتوں میں اختلاف۔ مثلاً خون اور صفرا کی پیدائش میں ہر دو کا اتفاق ہے۔ کہ جگر میں ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی دونو بالاتفاق مانتے ہیں۔ کہ جگر کے علاوہ کچھ دیگر اعضاء بھی بوقت ضرورت خون بنانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہاں یونانیوں نے ان اعضا کی تخصیص نہیں کی۔ مگر ڈاکٹروں نے کردی ہے مثلاً طحال۔ ہڈیوں کا گودا وغیرہ۔ اور بعض باتوں میں ہر دو فریق آپس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ مثلاً

اطباء	ڈاکٹران
(۱) خیال کرتے ہیں۔ کہ معدہ و امعاء سے تمام کیلوس بذریعہ عروق ماساریقیہ جذب ہو کر جگر میں جاتا ہے۔ اور وہاں نضج پاکر (پک کر) اور جگر کے فعل سے متاثر ہو کر چاروں اخلاط۔ خون۔ صفرا۔ بلغم سودا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔	(۱) کا خیال ہے۔ تمام کیلوس جگر میں نہیں جاتا۔ بلکہ کچھ حصہ امعاء سے بذریعہ عروق لبنیہ براہ راست مجری الصدر میں سے ہوتا ہوا دہدان خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اور کچھ جگر میں جاتا ہے جو محض خون اور صفرا ہی بنتا ہے۔
(۲) بلغم کی نسبت ان کا خیال ہے کہ جگر میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ بعض اجزا	(۲) بلغم کی پیدائش جگر سے نہیں مانتے بلکہ ان سفید ذرات اور رطوبت

جو پورا نضج نہیں پاتے اور خام رہتے ہیں سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور خون بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کو بلغم کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور انکا خیال ہے کہ بلغم اعضاء میں بغیر خون بننے کے بھی غذا بن جاتی ہے۔

(۳) سودا کی جائے پیدائش بھی جگر ہی مانتے ہیں کہ یہ اجزاء ارضیہ (مٹی کے اجزا) ہیں۔ جو اخلاط ثلثہ (صفرا۔ خون بلغم) کے نیچے بصورت تلچھٹ (میل) بیٹھ جاتے ہیں۔

جگر اس کو باب الکبد کی ایک شاخ کے ذریعے طحال میں بھیج دیتا ہے۔ جہاں وہ جمع رہتا ہے۔ اور بوقت ضرورت بعض اعضا کی تغذیہ کے کام آتا ہے۔ مثلاً ہڈی وغیرہ۔ نیز فم معدہ پر گر کر بھوک کا احساس کرتا ہے۔ اس کا ذائقہ جگر میں عفص (کسیلا) اور تلی میں آکر حامض (ترش) ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہوتا ہے۔

(۴) جگر کو قاسم خون (خون کا تقسیم کرنے والا) مانتے ہیں۔ یعنی تمام جسم میں خون جگر سے وریدوں کے ذریعے سے

کو جو بذریعہ عروق لبنیہ براستہ مجری الصدر دوران خون میں شامل ہوتے ہیں۔ اور خون بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بلغم سمجھتے ہیں۔ لیکن انکو بلغم کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ بلکہ ان کو سفید ذرات (وائٹ بلڈ کارپسلز) ہی کہتے ہیں۔ اور انکا خیال ہے کہ سفید ذرات خون بننے کے بغیر بھی بعض اعضاء کی غذا بن جاتے ہیں۔

(۳) سودا کے وجود کے انکاری ہیں۔ انکے خیال میں کوئی ایسی سیاہ کسیلی چیز جگر میں پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ کوئی رطوبت جگر سے طحال کی طرف جاتی ہے۔ بلکہ اُلٹا تلی سے وریدی خون جگر میں آتا ہے۔ اور نہ کوئی طحال سے فم معدہ تک رستہ ہے۔ جس سے سودا کی ترشی وہاں گرتی ہو (جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے)۔

(۴) یہ جگر کے اس فعل کے قائل نہیں کہ خون کا تقسیم کنندہ ہے۔ بلکہ یہ فعل دل کا ہے یعنی خون دل سے تقسیم ہوتا ہے۔ جگر محض

پھیلتا ہے۔ | پیدا کنندہ ہے۔ جو بذریعہ دریدا جوف نازل دل کے سپرد کر دیتا ہے۔

موجد طب جدید اس تمام اختلاف کے متعلق یہ رائے رکھتے ہیں کہ

(۱) معدہ و امعاء میں ہی غذا میں سے ایک سیال خلاصہ تیار ہو جاتا ہے جو کہ رنگت میں اگرچہ سفید ہوتا ہے ..... مگر دیگر تمام صفات میں خون کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ گویا کہ وہ سفید خون ہوتا ہے جو بذریعہ عروق جاذبہ کے جذب ہو کر سرخ[1] خون میں مل جاتا ہے۔

(۲) خون کو سرخ کرنے میں بہت سے اعضاء کا تعلق ہے۔ منجملہ انکے دو عضو سب سے بڑھکر تعلق رکھتے ہیں۔ اول جگر دوم پھیپھڑا۔

(۳) خون میں سوائے فضلات دمویہ کے اور کوئی خلط موجود نہیں اور نہ کسی عضو میں کوئی دیگر خلط غذا سے علیحدہ طور پر بن سکتی ہے۔ سرخ ذرات و سفید ذرات جو خون میں ہیں یہ دونو خون کے اجزاء ہیں نہ کوئی اور خلط۔

(۴) جگر کا فعل نہ تولید خون ہے اور نہ تقسیم خون بلکہ تصفیہ خون اور تکمیل تلون خون اور تولید صفرا وغیرہ اس کے افعال ہیں۔ لیکن صفراء کی پیدائش غذا سے نہیں اور نہ ہی صفرا میں جزو بدن ہونے کی صلاحیت ہے۔ بلکہ صفرا خون میں سے پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی پیدائش سے خالق نے کچھ اور ضرورتوں کو پورا کرنا مد نظر رکھا ہے۔ جنکا ذکر عنقریب پتہ (مرارہ) کے بیان میں ہوگا۔

پتّا

پتّا جس کو عربی میں مرارہ اور انگریزی میں گال بلیڈر (gal bladder) کہتے ہیں۔ مراحی نما ایک تھیلی ہے۔ جو جگر کے داہنے لوتھڑے کے نیچے کی سطح پر سامنے کنارے کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ یہ دو تین انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ہوتی ہے۔ اس میں ۵۔ ڈرام (نصف چھٹانک) پت (صفرا) سما سکتا ہے۔ یہ بہت سی شکنوں کے سبب جن کو روجی کہتے ہیں۔ شہد کے چھتے کی مانند ہوتی ہے۔ اس میں

[1] سرخی خون سے مراد اس جگہ دریدی خون ہے۔ نہ کہ نریانی۔

دو قسم کی نالیاں ہوتی ہیں - ایک وہ نالی جس سے پت یعنی صفرا جگر سے جذب ہو کر اس میں جاتا ہے - اور وہ جگر کے دونوں لوتھڑوں سے پیدا ہو کر آپس میں مل کر ایک نالی بن جاتی ہے - جو قریباً ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے - جسے جگر کی نالی کہتے ہیں - اگر اس میں سدہ پڑ جائے - تو صفرا دہاں جمع نہیں ہو سکتا - اس لئے وہ دوران خون میں شامل ہو جاتا ہے - جو سدہ کی علامت بن جاتا ہے - اور آدمی کا رنگ زرد ہونے لگتا ہے - جسے اطبا یرقان کے نام سے موسوم کرتے ہیں - دوسری وہ نالی جس کے راستے پت (صفرا) خارج ہوتا ہے - تقریباً تین انچ لمبی اور مرغی کے پر جتنی موٹی ہوتی ہے - اور لبلبہ کی نالی کے ساتھ معا اثنا عشری میں کھلتی ہے - اس کی تصویر چھوٹی آنتوں کے خواص میں دکھائی گئی ہے - اگر اس میں سدہ پڑ جائے - تو صفرا آنتوں میں نہیں گر سکتا - لہذا آنتوں کی تحریک کم ہو کر قبض ہو جاتی ہے -

پت - جسے عربی میں صفرا اور انگریزی میں بائل (Bile) کہتے ہیں سبزی مائل زرد رنگ کی رطوبت ہے - جو کڑوی اور قدرے لیسدار ہوتی ہے (جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے) دراصل یہ خون کا ایک فضلہ ہے - جو جگر میں پیدا ہوتا ہے - اور جگر ہی علیحدہ کر کے (مرارہ) پتے میں بھیج دیتا ہے - کہ امعا کے راستے خارج ہو جائے - بھوک کے وقت کم پیدا ہوتا ہے - اور کھانا کھانے کے بعد بہت اگرچہ یہ فضلہ ہی ہے - مگر پھر بھی اس میں چند فوائد احسن الخالقین نے ودیعت کر رکھے ہیں - مثلاً

۱- امعا میں گر کر غذا کی چکناہٹ کو قابل ہضم بنا دیتی ہے (جیسا کہ بیان ہو چکا ہے)

۲- آنتوں میں غذا کے فضلے کو متعفن نہیں ہونے دیتی -

۳- یہ ایک قدرتی مسہل ہے - کہ امعا میں سوزش اور تحریک پیدا کر کے ان کی قوت اخراجیہ کو بڑھا دیتی ہے -

۴- اس کے پیدا ہو کر علیحدہ ہو جانے سے خون صاف ہو جاتا ہے -

۵- کہتے ہیں کہ جسم میں حرارت غریزی قائم رکھنے میں مدد دیتی ہے - واللہ اعلم بالصواب -

علاج الامراض

گذشتہ سے پیوستہ

فصل گیارھویں

وجع الکبد یعنی درد جگر کے بیان میں

علامات - دائیں پسلیوں کے نیچے سے درد اُٹھکر شکم اور پشت اور دائیں کندھے تک چلا جاتا ہے - یہ درد اکثر دفعتہً پیدا ہوتا اور نہایت شدید ہو جاتا ہے - مریض مارے درد کے بیقرار ہو جاتا ہے - جی متلاتا ہے - اُبکایاں آتی ہیں - قے بھی آجاتی ہے - کبھی ہچکی شروع ہو جاتی ہے - نفخ اور قبض بھی اکثر ہو جاتی ہے - نبض کمزور چہرہ متغیر - مریض نڈھال ہو جاتا ہے کبھی شدت درد سے غشی بھی پڑ جاتی ہے - کبھی یک لخت مریض کو یرقان ہو جاتا ہے -

کیفیت مرض - صفراء غلیظ پیدا ہوتا ہے - اور پھر پتہ میں کچھ عرصہ تک ٹھیرنے سے زیادہ غلیظ ہو کر اس کی کنکریاں سی جم جاتی ہیں - یا بارہ انگشتی آنت میں سے کوئی کرم صفراء کی نالی کے رستے پتہ (مرارہ) میں چلا جاتا ہے جس پر اس غلیظ صفراء کی تہ چڑھکر خشک ہو جاتی ہے - پھر جب صفراء پتہ سے نالی کی راہ سے امعاء پر گرتا ہے تو وہ کنکری اس نالی میں پھنس جاتی ہے - جس سے سخت قسم کا درد پیدا ہوتا ہے - لیکن جب کنکری نالی سے نکلکر آنتوں میں گر جاتی ہے - تو درد میں فوراً تسکین ہو جاتی ہے - اس کو عام لوگ قولنج کا درد کہتے ہیں - حالانکہ قولنج نہیں ہے - قولنج میں ناف کے ارد گرد درد ہوتا ہے - دائیں پسلیوں کے نیچے اور دائیں کندھے پر درد نہیں ہوا کرتا اور دیگر علامات کبدی بھی نمایاں نہیں ہوتے ہیں - چنانچہ اس مرض میں تھوڑا بہت یرقان بھی ہو جاتا ہے - کیونکہ پتھری پھنس جانے سے صفرا کی نالی بند ہو جاتی ہے -

تو صفراء خون میں جذب ہو جاتا۔ پیچش سے یرقان ہو جاتا ہے۔ عموماً کنکریاں تعداد میں دس بیس تک یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہیں جن کی جسامت ماش یا چنے کے دانوں کے برابر ہوا کرتی ہے۔

اسباب (۱) محرک دوائیں اور غذائیں زیادہ کھانا جن سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے۔ اور صفراء بھی غلیظ بنتا ہے۔

(۲) باوجود اعلےٰ اور عمدہ غذا کھانے کے ورزش نہ کرنا بلکہ سستی کی زندگی اختیار کرنا۔

(۳) جگر یا پتہ کی کوئی مرض۔

علاج۔ درد کے وقت کا علاج یہ ہے کہ مقام جگر پر سینک دیں یا السی وغیرہ کا لیپ کریں یا پوست خشخاش کو پانی میں پکا کر اس سے ٹکور کریں۔ اندرونی طور پر مخدرات و مسکنات اوجاع کو استعمال میں لائیں جیسا کہ گذشتہ فصلوں میں کئی نسخے درج ہیں۔ اگر قے سے دواء اندر نہ ٹھیرتی ہو تو برف کا چوسانا قے کو روک دینے میں مفید ہے۔ یا کسی مخدر انگریزی دوا کی جلدی پچکاری کر دینا بھی بہت عجیب علاج ہے جس سے فوراً درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً مارفین یا اٹروپین وغیرہ۔ اور انٹی پائرین بقدر دو تین رتی کے ہمراہ آب گرم کھلا دینا بھی اکثر درد کو روک دیتا ہے۔ اگر دورہ مرض کمزور ہو اور آہستہ آہستہ درد پیدا ہو تو شروع مرض میں روغن زیتون نصف چھٹانک پلا دیا جائے۔ ایک گھنٹہ کے بعد پھر نصف اونس پلا دیا جائے۔ اسی طرح ایک ایک گھنٹہ کے وقفہ سے نصف نصف چھٹانک روغن زیتون پلاتے جائیں۔ تو عموماً دو تین یا چار پانچ گھنٹہ تک مریض کو بالکل آرام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روغن زیتون آدھ پاؤ یا تین چھٹانک اگر یک لخت پلا دیا جائے تو بھی اکثر دورہ رک جاتا ہے اور درد کو فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

وقفہ کی حالت میں مریض کے علاج سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ درحقیقت علاج کرنے کا وقت یہی ہے جس سے دوبارہ مرض کا دورہ نہ ہو

سو اس غرض کے حصول کے لئے مریض کی غذا کا پورا انتظام ہونا چاہئے تاکہ کوئی مضر چیز استعمال نہ کرے - چنانچہ تمام شیریں اور نشاستہ دار غذائیں ترک کرادینی چاہئے - نیز محرک غذائیں جیسے گوشت - انڈے - مچھلی وغیرہ سے بھی پرہیز ہو - شراب خانہ خراب کا تو نام بھی نہ لیں -

کھانے کیلئے سبز ترکاریاں ساگ پات اور شلغم مولی بہت اچھی چیزیں ہیں - تازے پھل کھانے بھی جائز ہیں - مگر کیلا ہرگز نہ کھانا چاہئے - دیر ہضم غذاؤں جیسے پراٹھا اور کھیر وغیرہ سے بھی پرہیز ہونا چاہئے - اور دوا کے طور پر کھاری چیزیں مثل نوشادر شورہ - سوڈا - جوکھار وغیرہ کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے - جس سے خون پتلا ہو جاتا ہے - اور اسی طرح صفراء بھی پتلا پیدا ہوتا ہے - اور اس میں انجمادی طاقت کم ہو جاتی ہے - ان میں سے خواہ کوئی ایک چیز یا بعض اشیاء ملاکر استعمال کر سکتے ہیں - سوڈا واٹر کا پینا بھی بہت مفید ہے - اور حب منقی کا استعمال ہمیشہ رکھنا تاکہ قبض نہ ہو - نہایت ضروری ہے لیکن حب منقی کا دینا ہی فرض نہیں بلکہ ہر ایک قبض کشاء دوا بطور مفرد کے استعمال کرا سکتے ہیں - مثل ریوند خطائی - ریوند عصارہ - سنا مکی وغیرہ وغیرہ - ہاں وہ دوائیں جو کھاری بھی ہوں اور قبض کشاء بھی انکا استعمال اس جگہ نہایت موزون و مناسب ہے - مثلاً مگنیشیا سلفاس - سوڈیم سلفاس - فاسفیٹ آف سوڈا نارٹریٹ آف پوٹاس وغیرہ وغیرہ -

علاوہ ازیں روغن دفلی کا بقدر ۲ رتی صبح و شام کھانا اور بقدر ایک دو ماشہ کے جگر کی جگہ پر مالش کرنا بھی اس مرض کے دفعیہ کے لئے ایک نہایت مفید اور مجرب دوا ہے - جس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے :-

پوست بیخ کنیر سفید ۵ تولہ - پوست بیخ کنیر سرخ ۵ تولہ - دو سیر شیر گاؤمیش میں جوش دیکر اس دودھ کو جاگ لگا کر جما دیں - پھر اسکو بلو کر مکھن نکالیں اور مکھن کو گرم کر کے لسی وغیرہ سے صاف کر کے محفوظ رکھیں - اس گھی کا نام روغن دفلی ہے - اور گویا مفرد چیز ہے - لیکن جس روغن دفلی کا ذکر رسالہ ہدیۃ الاطبار

ہیں ہے وہ روغن دفلی مرکب ہے۔ بعض دیگر ادویات کے ساتھ مگر وہ مرکب روغن دفلی بھی اس مرض میں مفید ہے۔ مضر نہیں ہے۔

فصل بارھویں

وجع القلب یعنی درد دل۔ یہ درد بھی ایک سخت قسم کا درد ہے جو کہ دفعتہً پیدا ہو کر بیمار کو سخت فکرمند اور موت کے قریب کر دیتا ہے۔

کیفیت۔ دل میں تشنج ہو کر درد پیدا ہوتا ہے۔

اسباب مرض۔ اعضاء انہضام کی افعالی کمزوری۔ رنج و غصہ و غضب۔ کثرت ورزش و محنت عنیفہ۔ دل کی کوئی مرض۔ یہ درد اکثر مردوں کو اور بہت کم عورتوں کو ہوتا ہے۔ اور عموماً چالیس پچاس کی عمر میں یا اس سے بعد ہوتا ہے۔

علامات مرض۔ عام طور پر یہ درد دفعتہً پیدا ہو جایا کرتا ہے لیکن کبھی ابتداً قدرے بے چینی اور مقام قلب پر ایک گرانی سی معلوم ہوتی ہے۔ اور پھر درد شروع ہو جایا کرتا ہے۔ یہ درد اکثر ورزش اور محنت کے عین دوران میں یا کسی اونچائی پر چڑھائی کے وقت یا کھانا کھانے کے بعد پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ چھاتی میں سینہ کی ہڈی (عظم النصل) کے نیچے بائیں پستان کی طرف درد اُٹھتا ہے۔ اور چاروں طرف اس کی ٹیسیں جاتی ہیں۔ خصوصاً بائیں مونڈھے اور بازو تک بلکہ بعض دفعہ ہاتھ کے پہنچے تک اس کی ٹیس جاتی ہے۔ اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ مریض نہایت پریشان اور مغموم ہو جاتا ہے۔ اسکا سانس رُکتا اور رنگ فق ہو جاتا ہے۔ اور اسے اپنی زندگی کی اُمید نہیں رہتی۔ پسینہ سے جسم تربتر ہو جاتا ہے۔ لیجی ساتھ ہی قے بھی ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد درد خود بخود موقوف ہو جاتا ہے۔ جب نوبت اس درد کی کئی بار ہوتی ہے تو یہ درد ادنےٰ باعث سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور زیادہ تر شدید اور دیر تک رہتا ہے۔ اور اکثر اس وقت پیدا ہو جاتا ہے۔ جب مریض صبح کو بستر خواب سے اُٹھتا ہے۔ آخر کار ایک شدت کی نوبت مریض کو ہلاک کر دیتی ہے۔ یا ایسے بھی ہو جاتا ہے کہ اس مرض کا مریض بلا درد کے بعض دیگر علامات کے ساتھ اچانک مر جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

علم الادویہ

از حکیم احمد الدین موجد طب جدید

یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ لعاب کے مقابلہ میں جوشاندہ کی تاثیر گرم ہوگی۔ کیونکہ وہ آگ پر پکایا جاتا ہے نہیں بلکہ یہ سراسر وہم ہے۔ کیا شربت نیلوفر اور عرق بید مشک وغیرہ آگ پر پک کر نہیں بنتے۔ پھر وہ کیوں گرم نہیں ہو جاتے۔ ماکہ سرد و گرم مزاج مقرر کرنا بھی خود وہم ہے۔ کیونکہ آگ پر پکانے سے اس کی لعابیت جل نہیں جایا کرتی بلکہ اسی طرح اس کے جوشاندہ میں بھی لعابیت موجود ہے۔ جیسے لعاب میں اور یہی لعابیت موثر چیز ہے۔ وہی اعضاء میں تسکین پیدا کرتی ہے نہ کہ کوئی موہومہ کیفیت مزاجیہ جو آگ پر جل جایا کرتی ہو۔ اسی طرح اکثر لوگ اس وہم میں بھی مبتلا ہیں کہ اسبغول کو کوٹنے سے زہریلا اثر دیکھنے میں نہیں آیا۔ غرضیکہ لعاب اسبغول اور سرد شدہ جوشاندہ اسبغول میں تاثیر کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔

ہر ایک قسم کے اورام اور پھوڑے پھنسیوں پر ضماد اسبغول سادہ کا استعمال کیا جاتا ہے جو گرم گرم حالت میں ہونا چاہئے۔ جب درد کی شدت ہو تو ضماد مسکن کا استعمال کرانا چاہئے۔ اس حالت میں ضماد بہت گرم نہیں ہونا چاہئے بلکہ نیم گرم ہو کیونکہ بہت گرم ضماد سے درد میں شدت ہو جایا کرتی ہے۔

ورم مفاصل میں اور درد سر میں جو اجتماع خون سے ہو ضماد اسبغول خلی کا استعمال ہونا چاہئے۔ اور یہ ضماد ہمیشہ سرد ہی استعمال ہونا چاہئے۔ نہ کہ گرم کر کے

قدر خوراک۔ اسبغول ۶ ماشہ سے ایکتولہ۔ سبوس اسبغول ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ لعاب یا جوشاندہ اسبغول آدھ سیر سے تین پاؤ۔

(۱۴) السی (تخم کتان)

یہ بھی ایک مشہور دیسی دوا ہے۔ جس کے دانے چھوٹے چھوٹے بیضوی چپٹے اور نوکدار جو قریبًا ¼ سے ½ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ رنگت باہر سے بھوری چمکدار سُرخی مائل ہوتی ہے۔ بعض دانے سفیدی مائل یا سیاہی مائل بھی ہوا کرتے ہیں۔ اور اندر سے اسکا مغز زردی مائل سفید ہوتا ہے۔

ذائقہ روغنی اور لعابدار۔

افعال وخواص۔ اس کے افعال وخواص سب کے سب وہی ہیں۔ جو اسبغول کے ہیں۔ کیونکہ ان دانوں پر بھی ایک باریک چھلکا ہوتا ہے جس میں لعابیت کا مادہ ہوتا ہے۔

مواقع استعمال۔ ان تمام امراض میں جہاں جہاں اسبغول کا استعمال لکھا ہے۔ یہ دوا بھی استعمال ہوتی ہے۔ پس تفصیل کے واسطے دیکھو بیان اسبغول کا

اس جگہ یہ وہم نہ گذرے کہ اسبغول کو تو متقدمین نے سرد لکھا ہے اور السی کو گرم تو پھر انکے خواص کس طرح یکساں ہو سکتے ہیں۔ یہ وہم بالکل بے بُنیاد ہے کیونکہ جیسے اسبغول اپنے لعاب کی وجہ سے موثر ہے اسی طرح السی بھی اسی لعاب کی وجہ سے موثر اور دونو لعابوں میں تاثیر کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ البتہ ایک فرق ان ہر دو چیزوں میں ہے۔ وہ یہ کہ اسبغول میں سوائے لعابیت کے اور کوئی جزو موثر نہیں ہے۔ لیکن السی میں جو مغز ہے اس میں غذائیت ہے اور اس میں سے تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ پس السی کو سالم کھلانے یا کوٹ کر کھلانے سے تاثیر میں کسیقدر فرق پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ جو مریض غذا کی برداشت نہ رکھتے ہوں یا کم از کم روغنیت کے ہضم کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ اس سے ایک قسم کی بے چینی اور تکلیف کو محسوس کرینگے۔ اسی وجہ سے اسکو متقدمین نے گرم مانا ہے۔ ورنہ محلل اورام کی صفت میں اسبغول و السی کو انہوں نے ایک ہی درجہ دیا ہے۔

مرکبات۔ لعابیت کے فوائد کے ضمن میں اس کے مرکبات بھی ہیں اور انہیں ترکیبوں سے تیار ہوتے ہیں۔ جن ترکیبوں سے اسبغول کے مرکبات تیار کئے جاتے ہیں۔

قدر خوراک - وہی ہے جو اسبغول اور اس کے مرکبات کی ہے۔

البتہ اس کے مغز کے فوائد اور خواص حاصل کرنے کے واسطے مفصلہ ذیل دو مرکب بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔

(۱) **لعوق کتاں** - آرد تخم کتان (السی کو ڈنڈہ کونڈہ میں باریک کرلیں یا چکی میں پیس لیں) ایک حصہ آرد اصل السوس نصف حصہ - انجیر ولایتی کوفتہ نصف شہد خالص تین حصہ سب کو یکجان کرلیں - پرانی کھانسی اور ضیق النفس میں اسکو دن میں کئی بار چٹائیں۔

(۲) **روغن کتان** - یعنی السی کا تیل - ردہ مستقیم یا قولنج کے اندر سدہ کے پھنس جانے میں اگر ایک پاؤ بھر تیل السی کا حقنہ کیا جائے تو فوراً مفید ہے۔

نیز جب کوئی حصہ جسم جل جائے خواہ آگ سے خواہ کسی اور گرم چیز سے تو وہاں روغن السی کا لگانا بہت مفید ہوا کرتا ہے جس سے درد و جلن کو بہت آرام ہو جاتا ہے - اور زخم بگڑنے نہیں پاتا - خصوصاً ذیل کا مرکب بہت ہی مجرب اور مفید ہے۔

(۳) **روغن کتان مرکب** - السی کا تیل اور چونے کا پانی ہموزن باہم خوب حل کر کے بوتل میں محفوظ رکھیں اور جلے ہوئے مقام پر لگایا کریں۔

(۱۵) آہک یعنی چونہ

جس کو عربی میں کلس کہتے ہیں - یہ ایک عام چیز ہے جو کہ کھڑیا مٹی یا کنکر یا سنگ مرمر کو جلانے سے بنتی ہے - اس کی تازہ ڈلیوں (ٹکڑوں) پر انکے وزن سے تیسرا حصہ پانی ڈالنے سے ڈلیاں پھٹ جاتی ہیں - اور ان سے اسقدر گرمی نکلتی ہے - کہ ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا چنانچہ تھوڑے عرصہ میں وہ ڈلیاں پھول کر ایک نہایت سفید سا سفوف بن جاتی ہیں اگر پانی سے ڈلیوں کو نہ بجھایا جائے تو مدت کے بعد نمی کو جذب کر کے خود بخود ہی پھٹ جایا کرتی ہیں - تازہ ڈلیوں کو آہک آب نرسیدہ یا ان بجھا چونہ کہتے ہیں اور جو پانی سے بجھا دیا جائے اسکو آہک شگفتہ یا آہک آب دیدہ یا بجھا ہوا چونہ

کہتے ہیں - ذائقہ اسکا نہایت سخت کھاری ہوتا ہے -

الحلال - یہ ایک حصہ نوسو نوے حصہ پانی میں حل ہوجاتا ہے - لیکن اگر پانی میں تھوڑی سی شکر ملاکر اسے میٹھا کر لیا جائے تو پھر اسکا ایک حصہ اس میٹھے پانی کے ساڑھے حصہ میں حل ہوجاتا ہے -

مرکبات

(۱) **ماء الکلس یعنی چونہ کا پانی** - بجھا ہوا چونہ نو ماشہ صاف پانی تین پاؤ میں ڈال کر تین منٹ تک خوب ہلائیں پھر بارہ گھنٹہ تک حفاظت سے برتن کو ڈھک کر پڑا رہنے دیں بعدہٗ اس نتھرے ہوئے پانی کو علیحدہ کر کے سبز رنگ بوتل میں ڈال دیں - اور ثفل کو پھینک دیں - قریباً چھ رتی چونہ پانی میں حل ہوجاتا ہے - گویا کہ اس پانی کے فی چھٹانک میں نصف رتی چونہ موجود ہوتا ہے -

خوراک - اڑھائی تولہ سے لیکر دس تولہ تک بھی دے سکتے ہیں -

(۲) **دہان الکلس یعنی روغن چونہ** - چونہ کا پانی اور السی کا تیل دونو کو خوب مخلوط کر دیں - اگر السی کا تیل نہ ملے تو زیتون کا تیل ملاکر بھی یہ دوا بن سکتی ہے - بلکہ اگر روغن زیت نہ ملے تو میٹھا تیل بھی ملا سکتے ہیں لیکن السی کے تیل والا سب سے اعلےٰ اور مفید ہوتا ہے - یہ تیل جلے ہوئے مقامات پر لگانے کے واسطے بہت عمدہ مسکن ہے -

(۳) **ماء الکلس شکری** - چونہ کا میٹھا پانی دو تولہ شکر ایک پاؤ پانی میں حل کر کے کسی سبز رنگ کی بوتل میں ڈالیں پھر اس میں ایک تولہ چونہ بجھا ہوا ملاکر خوب ہلائیں اور چند گھنٹہ تک رہنے دیں لیکن کبھی کبھی اسکو پھر بھی ہلاتے رہیں بعدہٗ نتھار کر محفوظ رکھیں -

طاقت - اس کی ہر ایک چھٹانک میں ایک ماشہ چونہ ہوتا ہے

خوراک - وزن میں ایک ماشہ سے تین ماشہ تک مقدار میں بیس قطرہ سے ساٹھ قطرہ تک -

(باقی دارد)

نئے تجربات و تحقیقات

(۱) ذیل کا نسخہ متواتر دس سال سے میرے تجربہ میں آرہا ہے۔ کبھی خطا نہیں گیا۔ دفع المفاصل کے واسطے نہایت اعلےٰ نسخہ ہے۔

صفتہ۔ سورنجاں شیریں۔ سنا مکی۔ مصبر۔ مصطگی رومی چاروں اشیاء ہموزن لیکر باریک کرکے ہمراہ پانی کے حبوب نخودی بنائیں۔

خوراک۔ چھ سات گولیاں رات کو سوتے وقت ہمراہ گرم پانی کے کھلائیں جن سے ایک دو اسہال بھی ہو جاتے ہیں اور سات یوم میں کلی شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔

(نوٹ) اگرچہ مریض قدرے گرمی کی شکایت کرتا ہے مگر فکر نہ کرنا چاہئے۔ وہ خود بخود دور ہو جاتی ہے۔ ترش اور بادی اشیاء سے پرہیز رہے۔

حکیم مولوی محمد حسین چشتی از گھرک

استفسارات

سوال نمبر ۴۱۔ تشنج اور تمدد کی فلاسفی کیا ہے اور علاج کا طریق کیا ہے۔ بالوضاحت تحریر فرمایا جائے۔ عبدالغنی

سوال نمبر ۴۲۔ اگر جناب حکیم بہاؤ الدین صاحب کیملپوری نے کشتہ چاندی اور سنگجراح بھکاٹ میں خود کیا ہے۔ اور درست نکلا ہے تو اسکی ترکیب شائع کریں۔

نیازمند عبدالغنی از جھیورانوالی

سوال نمبر ۴۳۔ برص سفید کا سبب و علاج از روئے طب جدید کافی و شافی لکھا جائے۔ حکیم مولوی بہاؤ الدین از کندیاں

سوال نمبر ۴۴۔ بواسیر خونی کا از روئے طب جدید کیا سبب ہے کونسے اعضاء کی بد افعالی سے لاحق ہوتی ہے۔ اور شافی علاج تحریر کریں۔ (ر۔ بہاؤ الدین)

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۲۸ - افیون کے ترک کرانے والا مشہور نسخہ حب شفاء کا میرا مجرب ہے جس کے اجزاء یہ ہیں - تخم جوز المائل ۱۲ حصہ - ریوند خطائی ۸ حصہ زنجبیل ۴ حصہ - صمغ عربی ۴ حصہ سب کو کوٹ چھان کر پانی میں گولیاں نخودی بنائیں - اگر افیونی آدمی تھوڑی افیون کھاتا ہو تو یک لخت چھوڑا دیں اور اسکی جا بجا یہ گولیاں شروع کرا دیں - لیکن اگر زیادہ وزن میں افیون کھاتا ہو - تو ایک ایک چاول بھر افیون کم کرتے جائیں - اور حب شفا ایک ایک گولی زیادہ کرتے جائیں - حتے کہ افیون بالکل ترک ہو جائے - پھر آہستہ آہستہ حب شفاء کی مقدار یا تعداد کم کرتے آئیں حتے کہ بالکل چھوڑ دیں - اگر دوران استعمال حب شفاء میں افیونی کو کمزوری وغیرہ لاحق حال ہو تو ساتھ ہی حب کچلہ بھی شروع کرا دیں - یعنی حب شفاء بھی بہ تجویز بالا شروع رکھیں اور حب کچلہ کا ساتھ اس کے اضافہ کر دیں - حب کچلہ کا نسخہ یہ ہے - کچلہ مدبر سائیدہ ایک حصہ فلفل گرد تین حصہ - قرنفل دو حصہ تینوں کو ملا کر شہد میں حبوب نخودی بنائیں خوراک ایک گولی روزانہ یا دن میں دو دفعہ بھی دے سکتے ہیں -

(حکیم سراج الدین شادیوالیہ)

جواب نمبر ۲۹ - پیدائشی اور موروثی شبکوری تو اکثر عسر العلاج ہوا کرتی ہے - تاہم ایک نہایت مجرب علاج بتلاتا ہوں کم از کم ایک ہفتہ کر کے اسکا نتیجہ بذریعہ رسالہ ہذا شائع کرا دیں - علاج یہ ہے - زنجبیل - نوشادر پھٹکڑی تینوں اشیاء ہموزن لیکر اس مجموعہ سے چار گنا آب پیاز سفید میں گھرل کریں جب کل پانی خشک ہو جائے اور دوا مثل سرمہ کے ہو جائے تو سلائی سے ہر صبح ایک آنکھ میں لگایا کریں - اور لگا کر اوپر ملائی کا ٹکڑہ باندھا کریں - اور سارا دن آنکھ کو بند رکھیں - اور غروب شمس کے بعد کھولیں - اسی طرح چند یوم تک پہلے ایک آنکھ کا علاج کریں اور دوسری سے کام لیتے رہیں پھر دوسری کا علاج کریں -

حکیم فتح محمد از لاہور

جواب نمبر ۳۰ - کسی صاحب نے اسکا جواب نہیں لکھا - حالانکہ حکیم لالہ سیرام صاحب دوساجھ آف کائیں نور کو مینے خصوصیت سے توجہ دلائی تھی - چنانچہ انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا کہ جس مرض پر آپ چاہیں میں مضمون لکھکر بھیجدوں سو مینے انکو لکھا تھا کہ مراق پر لکھیں مگر باوجود وعدہ کے انہوں نے کچھ نہیں لکھا چونکہ میں علاج الامراض پر مسلسل مضمون لکھ رہا ہوں - اسواسطے اس طرح سوالات کے ضمن میں سلسلہ امراض پر مضمون لکھنا مناسب نہ سمجھا گیا - کیونکہ اس طرح پھر تمام طبیب امراض کے متعلق سوالات شروع کر دینگے -

احمد الدین مدیر رسالہ

جواب نمبر ۳۱ - کچلہ مدبر ایک تولہ کشتہ فولاد ایک تولہ کشتہ سلفار ایکیما قرنفل ۲ تولہ - جلوتری ۲ تولہ - مروارید تین ماشہ سب کو باریک کر کے عسل خالص میں حبوب بقدر دانہ نخود بنائیں - صبح و شام دونو وقت عین غذا کھانے کے درمیان دو گولیاں کھالیں اور غذا میں پانی پینے کی بجائے دودھ پیا کریں - دو ہفتہ استعمال کر کے پھر قدرت خدا کا کرشمہ ملاحظہ کریں - احمد الدین

جواب ۳۲ - یہ سوال بھی چونکہ ایک مرض کے متعلق ہے جس پر لکھنا میرا حق نہیں ہے - اور دیگر کسی مضمون نگار نے اسپر کچھ لکھا نہیں - لہذا اس کو بھی خالی چھوڑ دیا گیا ہے - ممبران انجمن میں سے ذی علم اور ذی تجربہ حضرات ایسے سوالات کے جوابات دیکر مستفسران اور مدیر رسالہ کو شکریہ کا موقعہ دیا کریں - کیا ہمارے دوستوں میں سے کوئی شخص اس پر لکھ نہ سکتا تھا - نہیں بلکہ صرف عدم توجہی ہے - جو آئندہ نہ ہونی چاہئے - احمد الدین

جواب نمبر ۳۳ - مرض صرع کے متعلق سوال ہے اسکا جواب بھی کسی نے نہیں دیا - ہم امراض القوای کے بیان میں اسپر مفصل لکھینگے - احمد الدین

جواب نمبر ۳۴ - ان تمام عوارضات و شکایات کا تختہ مشق وہ انسان بن جاتا ہے جس کے بدن میں مادہ منویہ کم ہو جائے - سو اسکا کوئی علاج سوائے اس کے نہیں کہ اغذیہ مسمنہ و مقویہ استعمال کرے - لیکن چونکہ ایسے مریض کو

طاقتور غذا ہضم کرنے کی طاقت نہیں رہتی - اس واسطے وہ ان اشیاء سے محروم رہکر لاعلاج ہو جاتا ہے - لیکن مینے بہت ہی غور وخوض اور وسیع تجارب کے بعد دریافت کر لیا ہے کہ ایسے مریض کو اس صورت میں آرام آسکتا ہے کہ سخت بدپرہیز بن جائے - دودھ - دہی یکھن - گوشت - قیمہ - قلیہ - ہر قسم کے عمدہ عمدہ میوے - پراٹھا - سویاں غرضیکہ قسم قسم کی عمدہ مقوی غذائیں کھایا کرے اگرچہ ابتدا میں ان اغذیہ سے مریض کو نفخ - قراقر - بدہضمی - نزلہ وغیرہ تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں - لیکن اگر مستقل مزاج رہے اور کوئی پرہیز نہ کرے بلکہ تلخ ترش اور شیریں سب طرح کی اشیاء کھاتا رہے - یعنی قطعاً پرہیز نہ کرے تو عنقریب دیکھے گا - کہ اسکو اکثر اشیاء کا پچاؤ شروع ہو جائیگا - یعنی ہر ایک شے کم وبیش اس کو موافق آنے لگے گی اور تمام اشیاء اس کو ہضم ہونے لگیں گی - دن بدن طبع اچھی ہوتی جائیگی - حتیٰ کہ چھ ماہ یا سال تک کی متواتر بدپرہیزی اور خوش خوری اس کو ہٹا کٹا اور توانا بنا دے گی - اور مادہ منویہ پیدا ہو کر اسکے تمام عوارضات رفع ہو جائینگے - یہ خیال بالکل نہ کریں کہ بدپرہیزی سے شائد مرض بڑھ جائے گی اور شائد کیا کیا خرابیاں لاحق حال ہونگی - آپ یقین رکھیں کہ بالکل کوئی مرض نہ ہوگی - مینے اس نسخہ کو بارہا آزمایا ہے - اور میرے پاس ایسے مریضوں کے سرٹیفکیٹ ہیں - جن کو اسی طرح شفا ہوئی - ہاں میں ایسے مریضوں کے حوصلہ بڑھانے کو اقرار کرتا ہوں کہ اگر انکو کوئی تکلیف ہو تو مجھے لکھدیں - ہر ایک بات کا جواب دیا جائیگا - سراج الدین منیجر رسالہ تبصرۃ الاطباء

جواب نمبر ۳۵ ضیق النفس کا نہایت مجرب نسخہ - پھٹکنڈہ ۱۰ تولہ - بہی ۱۰ تولہ تاکو عمدہ ۱۰ تولہ - بول شتر ۳۰ تولہ - تینوں ادویہ کو خوب سحق کر کے بول شتر میں ملاویں اور دوبارہ سحق کریں - پھر کسی برتن گلی آب نارسیدہ میں ڈالکر منہ اسکا اچھی طرح گلحکمت کر کے کسی نمناک جگہ میں رکھیں - دوسرے تیسرے روز کے بعد سفید سفید جوہر برتن کے گرد نکلینگے - احتیاط سے اُتار کر شیشی میں محفوظ رکھیں ہوا سے بچائیں - خوراک جوہر رتی سے ۲ رتی تک کسی مناسب عرق سے نگلیں ... دنمن زرد حسب قوت پیویں -

(۲) شیشہ نمک لاہوری ۲ تولہ کو ایک سالم گنگ ناریل کا لیکر اس میں چھوٹا سا سوراخ کریں اور نمک پیسکر اس میں ڈالیں اور اسکے اوپر آٹھ تولہ شیر مادر ڈالکر وہی اُتارا ہوا ٹکڑہ اوپر دیکر سمیٹ کریں - اور مزید کپروٹی کر کے ۲۰ سیر پاچک دستی کی آنچ دیویں سرد ہونے پر نکال کر پیس لیں - خوراک ایک رتی ہمراہ حلوا گڑ جو آرد گندم دگھی مساوی سے بنایا ہو - کھاویں - پہلے لقمہ میں دوائی نگل لیں - بعد ازاں حسب خواہش حلوا نوش کریں - دونو وقت کھاویں - اور تمام اشیاء سے پرہیز - یہ ہر دو نسخہ میرے مجرب ہیں - (سید فضل حکیم (موجد حیات نسواں) امرتسر)

ایضاً - طب جدید کا مجوزہ نسخہ تو حکیم صاحب احمد الدین خود مدیر رسالہ ہذا مرقوم فرماوینگے - لیجئے ایک نسخہ طب قدیم کا - گندم سوختہ درکوزہ گلی ۱ حصہ - عروق الصفر سوختہ ½ حصہ دونوں کو کوٹ چھانکر سفوف تیار کریں - پہلے دن سویرے نہار منہ ہمراہ آب ۵ ماشہ پھانکیں - دوسرے دن ایک رتی اور اضافہ فرماویں - اسی طرح روزانہ ایک ایک رتی اضافہ فرماتے جاویں تا ۱۵ دن تک استعمال کریں ضیق النفس بلغمی سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل ہوگی - اگر پہلے حب غاریقون یا مسکین نواز یا حب ایارج سے یا کہ بنڈال یعنی تلخ جنگل توری سے تنقیہ مادہ کرادیویں تو سونے پر سہاگے کا کام دیگا - افسوس اس امر کا ہے کہ سوال کنندہ چونکہ حکیم ہیں لیکن سوال نامکمل کرتے ہیں - ضیق النفس کی تشریح نہیں کی کہ کیا علامات ہیں یا صرف اتنا تو تحریر فرما دیتے کہ ضیق النفس بلغمی ہے یا کہ ریاحی تشنجی خشک دمہ ہے - حب الشفا بھی میری مجرب ہیں - حکیم بہاؤالدین

ایضاً - طب جدید کے دو نسخے جو کہ رسالہ ہدیۃ الاطبا میں موسومہ بہ حب عنصل وحب سیکران دفع ربو وضیق النفس کے لئے چھپے ہیں اور تجربہ میں بہت عمدہ اور مفید نکلے ہیں - آپ انکا استعمال کریں - حکیم محمد عبدالرحمن حاذق کوٹلہ مغلاں

جواب نمبر ۳۶ - ایک شیشی کا خضاب لاجواب نہایت مجرب اور آسان سُرمہ سیاہ ۲ تولہ - گنہ ھک اولیسار ایک تولہ خوب باریک پیس کر رکھیں - اور بوقت ضرورت نائٹریٹ آف سلور (نمک نقرہ تیزاب میں بنایا ہوا ہوتا ہے)

بازار میں انگریزی دوا فروشوں سے عام مل جاتا ہے۔ ایک ماشہ تولہ بھر عرق گلاب میں گھول کر دو ماشہ سفوف سرمہ والا ملاکر برش سے بالوں پر لگائیں۔ نہایت عمدہ ہے۔ پہلے ایک دو دفعہ رنگ بھورا سا ہوتا ہے۔ بعد بالکل قدرتی رنگ ہوتا ہے۔ (سید فضل حسین حکیم (موجد حیات نسواں) امرتسر)

ایضاً ۔نسخہ خضاب مجربہ فقیر تبصرہ کی خاطر ہدیہ ناظرین ہے۔ بنا کر استعمال کریں اور فقیر کو دعا سے یاد فرماویں۔ ضرور اس کی تیاری مشکل ہے۔ مازو سبز یک پاؤ بلا سوراخ سوختہ در روغن کنجد سفوف نمودہ علیحدہ بدارند۔ سنگ سانیخ مسی ۱ تولہ نوشادر ایک تولہ۔ گوند کتیرا ۱ تولہ۔ توتیا سبز ۱ تولہ۔ کمرکس ۱ تولہ۔ نمک طعام ۱ تولہ ان سب کا علیحدہ سفوف تیار کر کے رکھ چھوڑیں۔ عند الحاجت نقوع حنا سرخ میں تدرے قدرے دونوں سفوفوں سے لیکر آہنی حمام دستہ یا کڑاہی میں آہنی رستہ سے خوب رگڑ کر بالوں پر لیپ کریں۔ اور اوپر برگ ارنڈ باندھیں۔ ۶ گھنٹہ بعد اُتار کر دھو ڈالیں۔ عمدہ رنگ مانند اصلی بالوں کے ہو جاویگا۔ بالوں کو پہلے صابون وغیرہ سے صاف دھو کر خشک کیا ہو۔ آہنی حمام دستہ میں اسقدر رگڑو کہ دستہ پر رنگ غالب ہو جاوے۔ اور قدرے قدرے آب برگ حنا سُرخ ڈالتے جاویں اور کھرل کرتے جاویں۔ یکدم بہت سا نہ ڈال دیویں۔ اور ماجو اسقدر سوختہ کریں کہ منشفخ ہو کر کوئلہ ہو جاویں اور تیل کنجد اسقدر ہو جس میں کلی طور سے سوختہ ہو کر۔ اور تیل باقی نہ بچے مطلب یہ ہے کہ تیل کی چکناہٹ ماجوؤں میں باقی نہ رہے۔ حکیم بہاؤ الدین

جواب نمبر ۳۷ ۔ساون بھادوں میں ذیابیطس کا نمودار ہونا۔ حرارت کلیتین پر دال ہے۔ یعنے ذیابیطس حار ہے۔ جیساکہ امراض بلغمی وبادی موسم سرما میں لاحق ہو کر موسم گرما میں خود بخود زائل ہو جاتے ہیں۔ **علاج** ۔ افیون ۲ ماشہ خستہ جامن ایک تولہ جبوب بمقدار کفایت صحرائی تیار کریں۔ خوراک ایک حب صبح ایک شام ہمراہ شیرہ ذیل استعمال کریں۔ خرفہ کا ہو ۳-۳ ماشہ۔ مغز بادام ۸ دانہ شربت سکنجبین سادہ ۲ تولہ اور یہ ضماد مقام گردہ پر کریں۔ ضماد۔ آرد جو یک پاؤ۔ مستحکم کر کے زیر زمین چلہ تک دفن کریں۔ بعد چالیس دنکے باہر نکال استعمال میں لاویں۔ حکیم محمد عبدالرحمن کوٹلہ خلاں

گلنار اتولہ - اقاقیا اتولہ - صندل سفید اتولہ - مشک کافور اتولہ جملہ ادویات کا سفوف تیار کر کے ۳ تولہ لیکر پانی میں رگڑ کر گردہ پر ضماد کیا کریں - خوراک دو غ میش گاؤ یا بز استعمال کیا کریں - غسل با آب سرد سے کیا کریں - اور آب سرد میں کمر تک ایک دو گھنٹہ بیٹھا بھی کریں - مالش تمام بدن بمگہ گاؤ یا روغن سرسوں خصوصاً ساقیں پنڈلیوں کی مالش کیا کریں - کہ مقوی و مسمن گردہ ہے - جس کو فقیر نے بہت دفعہ آزمایا اور صحیح پایا - حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ از کنڈیاں

ایضاً - معلوم ہوتا ہے کہ اس موسم کا اثر ہے - چونکہ یہ موسم یعنے ساون بھادوں قدرتی طور پر محرک موسم ہے - مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ اس موسم میں زمین پر بھی سیلاب نکلتا ہے - اور پسینہ بھی بہت آتا ہے - اس لئے اس موسم کے اثر سے آپکے آلات بول موثر ہو کر زیادہ محرک ہو جاتے ہیں - اور آپ کو ذیابیطس کی صورت ہونے لگتی ہے کاتک وغیرہ کی موسم مسکن ہونے لگتی ہے - اس لئے اس موسم کے اثرات سے آپ کے آلات بول متاثر ہوتے ہوتے غیر محرک ہو جاتے ہیں - واللہ اعلم حکیم محمد عبد الرحمن جاذق کوٹلہ مغلاں

جواب نمبر ۳۷ - ذیابیطس کا مرض اعضاء ذیل میں سے ایک یا دو تین عضوؤں سے متعلق ضرور ہوتا ہے - جگر - گردے - لبلبہ - دماغ - معدہ - جیسا کہ امراض کے باب میں مذکور ہوگا - پھر چونکہ ماہ ساون بھادوں اسوج کا موسم ان اعضاء میں سے خاصکر جگر و معدہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے - کیونکہ ہمیشہ اس موسم میں بخار یعنی تپ پیدا ہوتے ہیں ان سے جگر و معدہ کے افعال میں خلل آتا ہے پس معلوم ہوا کہ آپکے مشار الیہ مریض کو جگر کے نقص فعل سے ذیابیطس ہے - جب تغیر موسم سے جگر کے افعال ناقص ہو جاتے ہیں تو مرض ظاہر ہو جاتا ہے

جواب نمبر ۳۸ - دار چینی ۴ ماشہ - بادام مقشر شیریں ۱۱ عدد - شہد ۲ تولہ روغن زرد ۲ تولہ ہر روز علے الصباح استعمال کریں - ہذین موخر سر پر بادام روغن کی کریں - مجربات ہے - حکیم محمد عبد الرحمن حاذم از کوٹلہ مغلاں

ایضاً - میں حیران ہوں کہ سوال کنندہ صاحبان باوجودیکہ حکیم ہوتے ہیں سوال نامکمل کیا کرتے ہیں - جنکا جواب دینا مشکل ہوتا ہے - کیونکہ محض بیماری کا نام لکھدیتے ہیں - علامات و اسباب وغیرہ تحریر نہیں کرتے عمر مریض وغیرہ بھی تحریر نہیں فرماتے - جیسا کہ پنڈت صاحب حافظہ کی تیزی کا نسخہ پوچھتے ہیں

اور سبب ندارد ہے۔ بیماری۔ کے سبب کو دور کر کے عضو ماؤف کو دوا و غذا سے تقویت دیکر اپنے اصلی مزاج پر پھر لانا بس علاج اِسی کا نام ہے۔ جبکہ سبب نامعلوم نسخہ کس طرح تحریر ہو۔ خیر اندھا دھند کچھ تحریر ہے۔ عمل کر کے نفع حاصل کریں۔ آئندہ سوالات مشرح درج ہوا کریں۔ جناب پنڈت دیا شنکر صاحب خلقی کمزوری حافظہ کا تو کوئی علاج نہیں ہے۔ ہاں البتہ عارضی کمزوری حافظہ کا علاج ہو سکتا ہے۔ اسباب کمزوری حافظہ (۱) جریان وجلق وغیرہ (۲) بواسیر (۳) نزلہ دائمی۔ (۴) کمزوری معدہ و تبخیر انجرات آں (۵) مرض مزاق۔ اگر ایک بیماری کا صرف ایک ہی علاج ہوتا تو متقدمین کی کتب میں ایک ایک بیماری کے متعدد نسخہ جات جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں نہ آتے۔ صرف مختلف اسباب کی وجہ سے ایک ہی بیماری کے مختلف نسخہ جات ہو گئے ہیں۔ لیجئے ایک چٹکلہ حوالہ قلم ہے۔ آزمائیے فیض پاویں۔ تخم بالنگو ۶ ماشہ۔ پانی نیم پاؤ۔ مصری ۳، تولہ صبح سویرے نوش کیا کریں۔ معجون اسطخودوس ہمراہ شیر گاؤ بہت فائدہ دیتا ہے۔ دیگر مغز بادام ۷ دانہ۔ خشخاش ۳ ماشہ۔ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ مصری ۵ تولہ۔ مسکہ گاؤ ۵ تولہ۔ خشخاش و مغز بادام کو پانی میں رگڑ کر مکھن و مصری ملا کر سویرے چاٹا کریں۔

مولوی حکیم بہاؤالدین شاہ از کنہ یاں

جواب نمبر ۳۹ ۔سوال کا نمبر رسالہ میں شائد غلطی سے ۳۸ ہو گیا ہے۔ اصل میں ۳۹ تھا۔ طب جدید میں تو کوئی لمبے چوڑے وجوہات اور قسم وغیرہ نہیں ہیں ہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا فعل امعاء سست ہے۔ جس کے ساتھ باقی آلات یعنے اعضا غذائی بھی ماؤف ہیں۔ آپکے واسطے معجون بید انجیر مندرجہ رسالہ تبصرہ بابت ماہ جولائی ۳۱ء جو کہ حضرت اُستاد صاحب کی طرف سے چھپا ہے۔ مفید ہوگا

حکیم محمد عبدالرحمٰن کوٹلہ مغلاں

جواب نمبر ۳۹ ۔اس سوال کا نمبر شمار شائد کاتب کی غلطی سے ۳۸ دیا گیا ہے جو کہ ۳۹ ہونا چاہئے۔ قبض دائمی کے مندرجہ ذیل اسباب ہوا کرتے ہیں۔ (۱) روٹی وغیرہ اشیاء ماکولہ کو اچھی طرح چبا چبا کر نہ کھانا جلدی جلدی موٹا

کھالینا جیسا اکثر آدمی جلدی کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ اُن کی قبض کا باعث بھی یہی ہوتا ہے۔ ایسے آدمی دانتوں کا کام بھی معدہ سے لیتے ہیں۔ جو کہ قانون قدرت کے برخلاف کرتے ہیں۔ دانت خداوند تعالےٰ نے اسی چبانے کے مطلب کے لئے خلقت کئے ہیں نہ معدہ (۲) خرابیٔ جگر مزمن (۳) ضعف قوت دافعہ امعا موتیری عروق جاذبہ آں (۴) ریح البواسیر (۵) مالیخولیا مراقی۔ (۶) سقوط السوداوی جس کے سبب سے انجرات ریاحی اوپر کو صعود کر رہے ہوں نہ کہ نیچے کو راجع ہوں۔ کیونکہ جب انجرات کا رجوع نیچے کی طرف ہوتا ہے تو اسہال جاری ہوتے ہیں۔ نہ کہ قبض۔ (۷) امراض گردہ جس میں ادرار بول بڑھ جاوے۔ (۸) کمزوری ورقت خون (۹) حلق وجریان منی بوجہ اخراج رطوبات بدینہ مزاج میں یُبس آجاتا ہے اور بدل مایتحلل کی اعضاؤں کو بہت ضرورت پڑتی ہے۔ (۱۰) اشیاء ماکولہ ومشروبہ کا بہت کم مقدار سے کھانا۔ جیساکہ بعض عامل عملیات اپنے ورد وظیفوں کے وقت کیا کرتے ہیں اور دماغ سے ہر وقت بہت کام لیتے ہیں۔ ایسے لوگ ہمیشہ قبض کے شاکی رہتے ہیں (۱۱) ایسے پیشے جن میں تمام دن بیٹھا رہنا ہوتا ہے۔ جیسے لوہار۔ درکھان۔ درزی۔ موچی اور دوکانداری کے پیشے ہیں وغیرہ وغیرہ (۱۲) قضا حاجت وقت پر نہ کرنا۔ اگر آجاوے تو بوجہ دُنیاوی کام کے خواہ مخواہ روکنے کی عادت ڈال لینی (۱۳) پُری معدہ پر جماع کرنے کا عادی ہونا۔ جیساکہ سرشام کو عام لوگوں کا دستور بن گیا ہے جسکی وجہ سے معدہ کمزور ہو کر اکثر سل ودق مخوف امراض کا شکار ہوا کرتے ہیں۔ (۱۴) امراض چشم مثلاً نزول الماء وغیرہ (۱۵) ورم طحال وجگر وغیرہ (۱۶) فطرتی امعاء کا تنگ پیدا ہونا (۱۷) سُست وکاہل پڑا رہنا اور ورزش وغیرہ نہ کرنا۔ (۱۸) حموضات کا بہت استعمال کرنا (۱۹) عورتوں میں امراض رحم کا پایا جانا۔ (۲۰) ویران شکم علاج دائمی قبض میں مُسہل نہ دینا چاہئے۔ قبض کُشاء دوا یا غذا کچھ عرصہ استعمال کرنی چاہئے۔ دودھ گھی لسی کا بہت استعمال رکھنا چاہئے۔ شلغم وخربوزہ کو فقیر نے بہت جگہ آزمایا ہے۔ عمدہ ریح شکن وقبض کشا ہیں

اور مقوی دماغ ہیں - دوا کی نسبت غذا سے مطلب نکالنے کی کوشش کیا کریں -
بواسیری قبض میں اطریفل مقل مندرجہ کنز المسہلین استعمال کیا کریں - ریح
البواسیر کا عمدہ دوا ہے - جو کہ فقیر کے تجربہ میں بہت دفعہ آچکا ہے - مالیخولیا
مراقی کی قبض میں یہ گولیاں استعمال کیا کریں - فرائی کاربوناس ایک تولہ -
مصبر عمدہ زرد رنگ اور زود شکن ایک تولہ - ست پودینہ ۳ ماشہ ست سونف
۳ ماشہ ہمراہ لعاب صمغ عربی حبوب حمصیہ تیار کریں - خوراک ایک حب صبح ایک شام
ہمراہ شربت افسنتین ۳ تولہ - عرق گلاب ۵ تولہ قدرے پانی ملاکر دیا کریں -
دیگر قبض کشا گولیاں مصبر عورہ ایک تولہ - عصارہ ریوند ا تولہ - مصطگی ۶ ماشہ
حبوب حمصیہ تیار کریں خوراک ایک گولی سوتے وقت آب گرم سے - دیگر
حبوب دافع قبض دائمی و مفتح سدہ جگر - سقمونیا منقوی ا تولہ - جلاپا ا تولہ -
ایلوہ عمدہ ا تولہ - عصارہ ریوند ا تولہ - مصطگی رومی ا تولہ - زنجبیل ۶ ماشہ
مرکی ۶ ماشہ حبوب بمقدار دو دو رتی تیار کریں - ایک دو گولی ہمراہ عرق بادیان
یا شیر گاؤ استعمال کیا کریں۔ مولوی بہاؤ الدین شاہ

جواب نمبر ۳۹ یا ۴۰ - قوت مدبرہ بدن جو کہ اشیاء ضارہ مخلوط افعال
طبعی میں نقص ڈالتے ہیں کیا اندرونی ہوں یا بیرونی ان کا مقابلہ کرتی ہے -
طب یونانی کے اعتبار سے تو اُس کا مقام کبد میں ہے - مگر میرے قیاس میں یہ
غلط ہے - اسکا مقام ہر عضو جزو بدن میں ہے - یعنے تمام بدن میں موجود رہتی ہے
اگر کہا جائے کہ جگر میں ہے تو اسکا کیا جواب ہوگا کہ کوئی چیز ماکولہ ضارہ جب معدہ
میں وارد ہوتی ہے - تو معدہ اُس کو کیوں (یعنے قوت مدبرہ) بذریعہ قے باہر
نکال دیتا ہے - ابھی تک تو جگر تک پہنچی نہ تھی اگر کہا جائے کہ معدہ میں ایک
عصب (جیسا کہ طب یونانی میں ہے) خاص اس واسطے ہے کہ غذا ماکولہ ضارہ کی
پہچان کرتا ہے - گمان جاتا ہے کہ یہ قوت یعنے مدبرہ شائد دماغ میں ہوں -
مگر یہ بھی راست نہیں - سوال ہوتا ہے کہ کسی جگہ پر خون مصفی کے جانے کے
واسطے رکاوٹ ہو رہی ہے - اس جگہ پر قلب (یعنے قوت مدبرہ) میں تحرک

ہوتا ہے کہ اس جگہ پر کسی طرح یہ خون پہنچایا جائے۔ پھر گمان جاتا ہے کہ قوت مدبرہ کا مکان شائد قلب میں ہو۔ اور اسی طرح سلسلہ سوال جاری رہتا ہے واللہ اعلم۔ قوت فیصلہ قوت ارادی کا مقام تو طب یونانی کے نزدیک دماغ میں مانا ہے۔ مگر میرے خیال ناقص کے نزدیک انکا مقام یعنے قوت ارادی قوت فیصلہ رحم جبر عدل اشتہا قوت حوصلہ وغیرہ کا مقام قلب میں ہو تو کچھ بعید نہیں۔ ان سوالوں پر امید کہ حضرت استاذیم صاحب حکیم احمد الدین ایڈیٹر رسالہ سرچشمہ ناظرین سے زیادہ روشنی ڈالینگے اور ڈال سکتے ہیں۔ ضرور کہ وہ اپنی رائے منکشف سے مفصل اظہار فرمائینگے جو کچھ میرے ناقص ذہن میں آیا تحریر کر دیا۔

(خاکسار حکیم مولوی عبد الرحمن ماذق کوٹلہ مغلاں)

جواب نمبر ۴۰۔ جو کہ کاتب کی غلطی سے ۳۹ درج کیا گیا ہے۔ قوت مدبرہ بدن انسان تمام وجود انسان کو مشترک ہے۔ یعنے ہر عضو کو حاصل ہے۔ قوت فیصلہ کا تعلق دل و دماغ سے ہے۔ قوت ارادی و صفات رحم و جبر و عدل بھی قلب سے متعلق ہیں۔ اشتہا کا تعلق معدہ سے ہے۔ چونکہ خلیفۃ البدن کہلاتا ہے۔ اس لئے ضرورت کے وقت اعضا خلیفہ بدن سے تمدد اطلب کرتے ہیں جسکا نام بھوک ہے۔ انکار و تسلیم کی صفات قلب و دماغ سے تعلق رکھتی ہیں۔ قوت حوصلہ خاص دل سے متعلق ہے۔

(حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں)

قوت ۔ دو عدد / اسلامات حکیم فضل حسین صاحب حکیم شیخ غلام محمد صاحب کی طرف اور حکیم سید ۔ کئی کئی جگہ سے حوصلہ ہو سکتے ہیں ۔ وجہ عدم ایک واسطہ دوسرے واسطہ دوسرے رسالہ میں چھاپ دیئے جاویں گے ایڈیٹر

سفوفسمی

بقیہ مضمون رسالہ ماہ جولائی ۱۹۲۱ء

اس جگہ طبعًا دو سوال پیدا ہو سکتے ہیں اول یہ کہ اگرچہ وزن کم کر دینے سے اُس کی مضرت کم ہو جائیگی۔ لیکن فوائد اس صورت میں کیوں کم نہ ہو جائینگے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ تجربہ متواترہ جسپر طب کا مدار ہے۔ اسپر گواہ ہے کہ جسقدر فوائد اس کے ہیں اور جن جن اغراض کے ماتحت دنیا میں سم الفار استعمال کیا جاتا ہے وہ سب کے سب کم مقدار میں کھلانے سے بھی بدرجہ اولیٰ حاصل ہو سکتے ہیں۔ جسکا جی چاہے خود تجربہ کر کے دیکھ لے

دوسرا سوال یہ ہے کہ مانا کہ بہت ہی کم مقدار میں بلا مضرت ہو کر منافع میں بھی یہ ستور قائم رہ سکتا ہوگا۔ لیکن کم درجے کے طبیب یا عام لوگ اسقدر قلیل وزن یعنے ایک رتی کے ہزارویں حصے تک اسکا وزن کیسے کر سکتے ہیں وہ کونسا ترازو ہوگا جس سے ایک رتی کا ہزارواں حصہ وزن کیا جا سکے۔ سو واضح رہے کہ یہ بالکل آسان ترکیب ہے دیہاتی اور دہقان لوگ بھی بنا سکتے ہیں اور یہ کچھ بھی مشکل امر نہیں ہے۔ اگرچہ کئی طرح پر اسکا مقدار وزن کم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس جگہ نہایت آسان ترکیب لکھدیتا ہوں۔ وہ ترکیب یہ ہے کہ اول ایک رتی یا ایک ماشہ سم الفار وزن کر لیا جائے۔ پھر اُس وزن شدہ سم الفار کے دو حصے گل سرخ خوب باریک سائیدہ اور دو حصے کتھ خوب سائیدہ تینوں کو باہم خوب سحق کریں۔ یہاں تک کہ ایک جان ہو جائیں۔ پھر اس مجموعہ کے دو چند گل سرخ سائیدہ اور دو چند کتھ سائیدہ ملا دیں اور پھر خوب کھرل کریں حتے کہ یک جان ہو جاویں۔ بس یہ سم الفار بوزن دوائیہ استعمال کرنے کے لئے اولین مرکب تیار ہو گیا۔ کیونکہ اس مرکب میں فی رتی میں سم الفار کا پچیسواں حصہ ہوگا۔ اگر اس مرکب کو ایک رتی فی خوراک کے حساب سے مریض کو دیا جائیگا

تو ۱/۲۵ رتی سم الفار بطور دوائی استعمال ہوگا - لیکن اگر کسی مریض کو اس سے بھی کم دینا منظور ہو تو نصف رتی دیں - یا ایک چاول تک استعمال کراویں - اپنا اختیار ہے - ہاں اگر سم الفار کا وزن خوراک شفائیہ وزن میں بنانا مطلوب ہو تو یوں کریں کہ اس پہلے مرکب میں سے مثلاً ایک ماشہ یا ایک تولہ دوائی علیحدہ نکال کر اس کے دو چند گل سرخ اور دو چند کتھ اور ملا کر کامل سحق کر دیں اور علیحدہ بوتل میں رکھ لیں - جس کی ایک رتی میں ایکسو پچیسواں حصہ سم الفار ہوگا -

اب چاہے ایک رتی خوراک رکھیں یا نصف رتی یا چاول بھر کریں - یعنی جس طاقت کا سم الفار دینا مطلوب ہو دے سکتے ہیں - لیکن اگر چاہیں کہ بہت ہی خفیف وزن شفائیہ بنا دیں تو اس نمبر ۲ کی دوائی سے ایک تولہ نکال کر سات تولہ وہی ہر دو اشیاء مذکورہ بالا کھرل کریں - تو اس تیسرے مرکب میں بحساب ہزار ویں حصہ فی رتی کے سم الفار موجود ہوگا - جسے ہر ادنے و اعلےٰ کو ایک رتی کی خوراک سے دیئے جاؤ - سوا فائدہ کے کبھی کسی نقصان کا احتمال نہ ہوگا - خادم الحکمت شاہدرہ میں یہ تینوں مرکب وقت موجود رہتے ہیں - پہلے کا نام سفوف سمی ع۱ دوسرے کا نام سفوف سمی ع۲ تیسرا سفوف سمی ع۳ کے نام سے موسوم ہے - قیمتیں ہر ایک کی فی تولہ ۴ رتی چھٹانک ایک روپیہ ہیں - محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہے - اگرچہ یہ مرکبات تیار کرنے بالکل آسان ہیں - جو آپ خود ہی تیار کر لیں تو کوئی مشکل نہیں ہے - لیکن اگر بوجہ عدم فرصت کے تیار نہ کر سکیں تو بنے بنائے اپنے کارخانے سے منگا سکتے ہیں ہاں ایک نکتہ اور بھی بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس ترکیب میں یہ ضروری ہے کہ ہر دفعہ ادویات بہت ہی اعلےٰ طور پر سحق کی جائیں حتیٰ کہ مثل غبار کے ہو جائیں - کیونکہ مثلاً اگر سم الفار باریک ہو جائے اور دیگر اجزا دانے دار ہیں تو بوتل میں ڈالنے سے اور چند دفعہ اسکے ہلتے جلتے سے وہ باریک اجزائے سمیہ بوتل میں نیچے بیٹھ جاوینگی - اور موٹے اجزا غیر سمیہ اوپر آجائینگے

جس سے اوپر والی دوائی محض بے سود ہوگی اور نیچے والی تیز ہو جائیگی۔ پس یہ نکتہ ہر ایک دوا ساز کو یاد رکھنا چاہیئے جو کہ ایک راز کی بات ہے۔ اسی طرح گل سرخ اور کتھ کی بجائے چینی اور میدہ بھی ملائے جا سکتے ہیں۔ جن پر محنت بھی کم پڑتی ہے اور مزہ بھی میٹھا ہوتا ہے۔

اب میں آپ کو ان امراض سے آگاہ کرتا ہوں جن میں یہ دوائی یقینی طور پر فائدہ کرتی ہے۔ کیونکہ پہلے تو اجمالی ذکر ہوا ہے کہ ایک مقوی بدن چیز ہے لیکن اب اس کے عام استعمال کے موقع بتاتا ہوں۔

(۱) چونکہ براہ راست اس دوائی کا اثر معدہ و امعاء پر ہوتا ہے۔ اس لئے آلات الغذا کے امراض میں نہایت سریع اور تیر بہدف ہوتا ہے۔ جس سے منٹوں میں معدہ و امعاء کے امراض میں فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ مثلاً صفراوی قے اور صفراوی دستوں میں جن کی علامات یہ ہوتی ہیں کہ زرد رنگ کی قے اور اسہال ہوتے بلکہ بسا اوقات خون آمیز۔ قے و دست آجاتے ہیں۔ پیٹ میں درد بھی معلوم ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ مریض کو گھبراہٹ اور قلق و اضطراب بہت ہوتا ہے۔ اس وقت ایسے مریض کو سم الفار کی ایک خوراک دے دینا گویا آبحیات پلا دینا ہوتا ہے۔ دوائی اندر جاتے ہی سکون و دے دیتی ہے۔ اور قے۔ دست۔ درد۔ قلق۔ اضطراب وغیرہ کافور ہو جاتے ہیں اور معلوم بھی نہیں ہوتا کہ وہ صفرا جسکا ابھی اسقدر زور تھا وہ کہاں غائب ہو گیا۔ پھر یہ بھی جاننا چاہیئے۔ کہ ضروری نہیں ہے کہ دست و قے اکٹھے ہوں تو یہ دوائی مفید ہوگی بلکہ خواہ صرف قے ہو یا صرف اسہال اور خواہ ساتھ تپ بھی شامل ہو۔ یا نہ ہو۔ یہ دوائی بہرصورت اکسیر ثابت ہوگی۔ علاوہ ازیں مریض ہیضہ وبائی میں دست و قے رد کرنے کے لئے شائد اس سے بڑھ کر کوئی بھی دوائی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ جب ہم ہیضے والے کو یہ دوائی دیتے ہیں تو ہمیں یہ فکر نہیں ہوتا کہ شائد دست و قے بند ہوں کہ نہ ہوں بلکہ ہمیشہ یہ فکر ہوتا ہے کہ یہ دوائی زیادہ استعمال نہ ہو جائے جس سے یک لخت ہی قے و دست

بند ہو کر مریض کے لئے کسی اور تکلیف کا باعث نہ ہو۔ غرضیکہ مرض ہیضہ کے لئے نہایت ہی سریع التاثیر چیز ہے۔ علاوہ ازیں اس درد معدہ میں جو التہاب معدہ کی وجہ سے ہو کہ جس میں بیچینی اور پیٹ میں گرمی محلوم ہوتی ہو۔ اور کبھی غذا کھانے کے بعد قے یا دست ہو جاتے ہوں۔ ایسے درد شکم میں بھی اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ ان امراض معدہ و امعاء کے علاوہ مرض ضعف معدہ مزمن جس سے بالآخر مایخولیا مراقی ہو جایا کرتا ہے۔ اس دوائی سے بہت جلد رفع ہو جایا کرتی ہے۔ چنانچہ مراق والوں کو یہ دوائی نہایت مفید بیٹھتی ہے۔ اس کے استعمال سے غذا بخوبی ہضم ہو کر جزو بدن ہوتی ہے۔ اور بھوک بہت عمدہ اور بافاعدہ لگتی ہے۔ اور جسقدر ضعیف معدہ کے سبب سے مختلف عوارضات عموماً مریضوں میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اس کے چند یوم کے استعمال سے سب رفع ہو جاتے ہیں۔

(۲) چونکہ یہ دوائی معدہ کو طاقتور بنا دیتی ہے۔ اور معدہ غذائے مالولہ کو بخوبی ہضم کر کے نہایت عمدہ اور کامل طور پر کیلوس بناتا ہے۔ جسکا خون بہت عمدہ خالص طور پر تیار ہوتا ہے۔ ان معنوں سے یہ دوائی نہایت اعلےٰ مصفےٰ خون اور معدل و مولد خون ہے۔ بلکہ مصفےٰ خون تمام ادویہ سے بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اسکے استعمال سے خون صاف بھی ہوتا ہے اور نیا پیدا بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ تمام اطبا کے نزدیک سب ادویہ سے اعلےٰ دوائی مولد خون فولاد ہے۔ لیکن میں نے ان لوگوں پر جنہیں فولاد سے بھی فائدہ نہ ہوا تھا یہ دوائی استعمال کرا کر بہت ہی فائدہ پایا ہے۔ چنانچہ جس شخص کو کمزوری خون ہو یعنی بدن میں خون کم پیدا ہوتا ہو۔ یا کسی مخرج دم بیماری مثلاً بواسیر۔ نکسیر۔ اور اطمشو غیرہ سے خون کم ہو گیا ہو۔ یا اگرچہ خون تو کم و بیش ہو لیکن اُسکا رنگ خوب سرخ نہ ہو بلکہ مریض کو دیکھنے میں اُسکا رنگ پھیکا سفیدی مائل یا خاکستری و سیاہی مائل یا سبزی مائل معلوم ہوتا ہو۔ سب میں اس دوا سے کامل فائدہ ہوتا ہے۔ دنوں میں ہی خون صالح پیدا کر کے چہرہ سرخ و خوبصورت اور جسم طاقتور بنا دینا اسکا کام ہے

خصوصاً ملیریا و صفراوی موسمی بخاروں سے بہت آدمی بدصورت اور خون کے کمزور ہو جانے سے بدنما رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر اس دوائی کا ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

(۳) مصفی خون کے طور پر علاوہ کمزوری و کمی خون کے تمام جلدی امراض میں یہ دوائی خاص طور پر مفید اور بھروسہ کے لائق ہے۔ چونکہ یہ دوائی مسامات جلدی سے خارج ہوتی ہوئی جلد کو طاقت اور تحریک دیتی ہے۔ اس واسطے کمزوری جلد کو دور کر کے ان تمام جلدی امراض میں جو کمزوری جلد سے پیدا ہو جاتی ہیں مفید ہے۔ خصوصاً ان جلدی امراض میں جنکا تعلق بیرونی پردہ جلد سے ہو۔ یہ دوائی اکسیر کا کام دیتی ہے۔ مثلاً قوبائے حلقیہ جو خشک پھنسیوں والی ہوتی ہے اور جسکا حلقہ نہیں ہوتا۔ مگر مرطوب بھی نہیں ہوتی بلکہ خشک ہوتی ہے۔ اور اسپر سے خشک چھلکے اور بھوسی اوڑتی اور اُترتی رہتی ہے۔ یہ بیماری بہت ہی ہٹیلی اور دیرپا رہنے والی ہوتی ہے۔ اور ادویات کے اثر کو کم قبول کرنے والی ہوتی ہے۔ لیکن اس مؤثر دوائی کے کھانے سے بہت صفائی کے ساتھ دور ہو جاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ عموماً یونانی طبیب ایسے مرضوں میں ماء الجبن کا استعمال کرتے ہیں۔ اور پے در پے مسہلات سے کام لیا کرتے اور انہیں سخت درجہ کی سوداوی امراض میں شمار کیا کرتے ہیں۔ لیکن میں اُنکو یقین دلاتا ہوں کہ اس دوائی کے طفیل بغیر کسی تنقیہ کے بوجہ احسن دور ہو سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں جذام اور برص جیسی خبیث امراض رفع ہو سکتے ہیں۔ مرض کمزاز۔ تفاطات نملہ کہنہ۔ ثبورات لبنیہ۔ مہاسے وغیرہ جلدی امراض اسکے اندرونی استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ ہر قسم کے پُرانے زخم اور خبیث قسم کے قروح جو طرح طرح کے مرہموں سے اچھے نہ ہو سکتے ہوں۔ اس کے صرف اندرونی استعمال سے خود بخود اندمال پا جاتے ہیں۔ خواہ وہ زخم پھوڑے پھنسیوں کے ہوں یا آتشک جیسی خبیث مرض کے خواہ ظاہری جلد پر ہوں یا اندرونی جلد یعنی غشاؤں میں مثلاً قروح معدہ یا سرطان معدہ۔ آکلۃ الفم یعنی گوشت خورہ یا دیگر قسم کے قروحات حلق وریہ اس دوائی کے چند روزہ کھانے سے بالکل مندمل ہو جاتے ہیں۔ (باقی دارد)